NOA-MOCK

TALAL YOUSAF
CSS-2024

سوال نمبر 2:

یوم سزا کے اسلامی تصور کی وضاحت کریں۔ انسانی زندگی پر اس کے اثرات بیان کریں؟

جواب:

اللہ پاک نے انسان کو اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

Build proper paragraph

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝

ترجمہ "ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر محض عبادت کے لیے"۔

اور ایک اور جگہ پر اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝

ترجمہ "اور کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں فضول میں پیدا کیا ہے، اور تم نے ہماری طرف لوٹ کر نہیں آنا"

اس سے یہ مفہوم واضح ہوا ہے کہ ہم اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے تحت آئے ہیں، جو ہم نے یہاں پورا کر کے واپس خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

خدا کے پاس لوٹ جانے کا مقصد:

خدا کے پاس لوٹ جانے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو جس مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے کیا اس نے وہ پورا کیا ہے یا نہیں۔ اگر اس نے وہ پورا کیا یا اس کے اسکے لیے مناسب تگ و دو کی تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے بہت سی بھلائی اپنے لیے سمیٹ لی۔ اور اگر وہ نفسانی خواہشات کا تابع رہا یا کسی اور طاغوت کا تابع بنا رہا تو مطلب اس نے اپنے لیے بہت سا شر اپنے لیے جمع کر لیا۔

اس بھلائی یا شر کو وہ اپنے لیے آگے بھیج رہا ہے۔ جسکو وہ جب آگے خدا کے پاس موت کے بغیر پہنچے گا وہ اسکو پالے گا۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ ...

ترجمہ " اور جو خیر کی چیز تم آگے بھیجو گے اسکو وہاں پا لو گے " ۔

ایمان کا بنیادی جز:

عقیدہ آخرت یعنی یوم سزا و جزا پر ایمان رکھنا ایک بنیادی چیزوں میں سے ایک ہے ۔

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝

ترجمہ " اور وہ مومنین آخرت پر یقین رکھتے ہیں " ۔

وہ شخص جو اس دنیا پر یقین نہیں رکھتا جہاں موت کے بعد اپنے کیے گئے اعمال کی جواب دہی اور باز پرس ہوگی ، پر یقین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا ۔

انسانی زندگی پر اثرات:

چونکہ یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور ہر عقیدے کی طرح اسکے بھی بے شمار اثرات ہوتے ہیں ۔ ذیل میں انسانی زندگی پر اسکے اثرات تحریر کیے جاتے ہیں ۔

(الف) ایک ذمے دار زندگی :-

انسان کو جب یہ یقین ہوتا ہے کہ ایک دن آئے گا جب اس سے اسکے اعمال کی باز پرس کی جائے گا، تو وہ غفلت میں نہیں رہتا بلکہ اپنے مقصد کے حصول میں، اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے جو اسے ایک ذمے دار انسان بنا دیتا ہے۔ لہٰذا، مومن کبھی غافل نہیں ہو سکتا۔

(ب) ایک بہترین زندگی :-

مومن جب ذمے داری کے ساتھ اس اسوہ پر چلے گا تو وہ ایک بہترین زندگی گزار رہا ہوگا، کیونکہ وہ اس کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہا ہوگا، جو اس دنیا کا بنانے اور چلانے والا ہے۔ لہٰذا خدا کے راستے سے بہتر کسی کا راستہ ہو ہی نہیں سکتا۔

(3) صبر و استقامت :-

مومن اس راستے پر جب چلتے ہیں، تو راہ میں آنے والی تمام مشکلات پر انتہائی ثابت قدمی کا مظاہرہ

کرتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے وہ اسکی جزا قیامت والے دن اپنے خدا کے دربار بہترین انداز میں پائیں گے۔

④ بہادری و شجاعت:
اس حق کے راستے میں اگر جان تک دینے کی نوبت آئی تو عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا اس میں ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ" بے شک ہم نے مومنوں سے ان کی جان اور مال کے بدلے جنت کا سودا کر لیا ہے"۔

⑤ فرائض و حقوق کی ادائیگی:
جب ہر بندہ یہ یقین کرے گا کہ اسکو اپنے فرائض کی جواب دہی دینی ہے تو وہ اپنے فرائض پورے پورے ادا کرے گا۔ اور ایک شخص کے حقوق دوسرے شخص کے فرائض ہوتے ہیں لہذا فرائض و حقوق

سب کے سب احسن طریقے سے ادا ہوں گے۔

6) ایک بہترین معاشرے کی تشکیل!

حقوق و فرائض کی ادائیگی سے ایک بہترین معاشرہ وجود میں آئے گا جہاں پر لوگ سزا کی خوف سے ہر شخص ایک دوسرے کا خیال رکھے گا کہ نہیں کسی کے حقوق اسی غفلت کی وجہ سے ~~حرام~~ سلب تو نہیں ہو رہے۔

7) اعمال کا اشتیاق:-

کیونکہ اچھے اعمال کا اسے اچھا بدلا ملے گا اور برے کا برا تو وہ زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کرتے گا اور برے سے بچے گا کیونکہ وہ جانتے گا کہ اس کا نیکی والا پلڑہ بھاری رہے۔

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ۔

ترجمہ: پس جس کا پلڑہ (نیکیوں والا) بھاری رہا تو وہ راضی رہنے والی

جنت میں ہوگا۔

کامیابی و کامرانی:

انسان کو دنیا میں لہذا نہ صرف کامیابی ملے گی بلکہ اسے آخرت میں کامرانی ملے گی۔

حاصل کلام:

عقیدہ آخرت یعنی یوم سزا و جزا کا مطلب ہے کہ اچھے کام کی جزا اور برے کی سزا۔ اسلام میں داخل ہونے کے لیے اس پر ایمان رکھنا ایک ضروری شرط ہے۔ ہر عقیدے کی طرح یہ عقیدہ بھی انسان کی اخلاقی، روحانی، سماجی زندگی پر نہایت سی انگیز اثرات ڈالتا ہے۔ اور اسکی کامیابی و کامرانی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر 3:

زکوٰۃ و صدقات:

~~اسلامی نظام میں~~
اسلامی تعلیمات میں زکوٰۃ و صدقات کو فرائض میں سے قرار دیا گیا ہے، اور اسے اسلام کا ایک بنیادی رکن قرار دیا ہے۔ حدیث شریف ہے

ترجمہ: "اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر کھڑی ہے۔ یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا شریک ہے، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور صلوٰۃ قائم کرنا، اور زکوٰۃ ادا کرنا، اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا!"

زکوٰۃ و صدقات:

لفظ زکوٰۃ کا مطلب ہے تزکیہ کرنا یعنی اپنے مال سے حق داروں کو حق ادا کرنا، اس سے مراد وہ خاص رقم ہوتی ہے جو کسی حق دار کو اپنے مال سے ادا کی جاتی ہے

نصاب:- ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باون تولہ چاندی، یا اسکے برابر کی رقم اگر سال تک بچائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

صدقہ:- صدقہ کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔ صدقہ فرض کی ادائیگی میں نہیں آتا۔ لیکن اسکی تاثیر و فضائل بہت زیادہ ہیں جیسے قرآن میں ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنی خیرات کے کاموں میں سبقت لے جاؤ۔ مزید یہ کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے"۔ یعنی انسان کو مصیبت و آفتوں سے بچاتا ہے۔

مصارف:-

(1) فقرا (2) مساکین (3) عاملین زکوٰۃ
(4) دل کو مائل کرنے کے لیے (5) غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے (6) قرض میں ڈوبے والوں کے لیے (7) اللہ کے راستے میں
(8) مسافروں کو۔

ان تمام لوگوں کو صدقات بھی لگتے ہیں، اور اس زکوٰۃ بھی لگتی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات کا مقصد

زکوٰۃ و صدقات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دولت گردش کرتی رہے، نہ ہو کہ معاشرے کے ایک فرد کے پاس تو بے انتہا دولت جمع ہو اور دوسرے کے پاس کھانے کے لیے بھی رقم نہ ہو۔ قرآن پاک میں آتا ہے

کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ

ترجمہ "کہ ایسا نہ ہو کہ دولت صرف تم میں سے امیروں کے پاس رہ جائے"۔

اسی لیے فرمایا گیا

وَفِیْ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ

اور تمہارے مالوں میں سے ایک معلوم حصہ ہے (سائلوں اور محروموں کے لیے)۔

اس کا دوسرا فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان دولت کو سمیٹتا نہیں بلکہ خرچ کرتا ہے۔

اخلاقی، روحانی و سماجی اثرات

اخلاقی اثرات:

(الف) زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی سے دوسروں کی مدد کا اخلاقی فریضہ انجام دیتا ہے۔

(ب) اس سے انسان میں سے کی لالچ، ہوس، اور دیگر اخلاقی بیماریوں سے نجات بھی ملتی ہے۔

(ت) اس سے انسان کو اپنی دوسری عبادات کو احسن طریقے سے ادا کرنے میں مدد ملتی ہے، کیونکہ مال ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور اس سے کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس میں سے خرچ کرنا پڑتا ہے اور چونکہ قرآن میں ارشاد ہے کہ جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اللہ ان کی چھوٹی لغزشات کو معاف فرما دیتے ہیں۔

روحانی اثرات:

زکوٰۃ سے نہ صرف اخلاقی ثمرات ملتے ہیں بلکہ مندرجہ ذیل روحانی اثرات بھی انسانی

زندگی پر اثرات آتے ہیں

(الف) اللہ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ (وَ اٰتُوا الزَّکوٰۃَ) کا حکم قرآن مجید میں متعدد بار آیا ہے۔

(ب) درجات کی بلندی ہوتی ہے کیونکہ اللہ نے قرآن میں صدقات میں سبقت لینے کا کہا ہے۔

(ت) مال کی محبت ختم ہو کر اللہ اور اسکی مخلوق کی محبت دل میں جم کر جاتی ہے۔

سماجی اثرات:-

(الف) امیر اور غریب دونوں میں ایک دوسرے کے لیے باہمی ہمدردی کی فضا قائم ہوتی ہے۔

(ب) معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جیسے حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں کوئی زکوۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

(ت) غربت کے خاتمے کی وجہ سے اس سے جڑی سماجی برائیاں جیسی چوری، ڈکیتی وغیرہ

لوگ غربت سے تنگ آکر کرتے وہ
جبھی ختم ہو جاتی ہیں۔

حاصل کلام:

Elaborate the impacts part

زکوٰۃ و صدقات اسلامی معاشی نظام کے انتہائی اہم ستون ہیں جن پر یہ ساری عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ اسکے احسن طریقے سے ادا کرنے کے بہت سے اخلاقی، سماجی و روحانی اثرات انسان کی زندگی میں آتے ہیں۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ منکرین زکوٰۃ کے خلاف خلیفہ ثانی نے جنگ کی تھی۔

جواب نمبر ۸

اسلام میں تعلیم کی اہمیت:

اللہ پاک نے انسانوں کی ہدایت کے لیے جو کتاب بھیجی اسکا جو پہلا لفظ تھا وہ تھا "اقرا" یعنی اے رسولؐ پڑھیے۔ اس سے ہم تعلیم کی

اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اسلام میں علم کا حاصل کرنا ہر عاقل مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

تعلیم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

مندرجہ ذیل آیات سے تعلیم کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے

الف) ترجمہ: "کہہ دو کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔"

ب) ~~ترجمہ: "بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں۔"~~

ب) ترجمہ: "بے شک اللہ سے اسکے بندوں میں سے حقیقت خشیت وہی رکھتے ہیں جو علماء ہیں!"

ج) ترجمہ: "ن۔ اور قلم کی قسم اور جو اس سے لکھتے ہیں۔"

اسی طرح علم کی اہمیت میں احادیث بھی

مروی ہیں۔

احادیث کی روشنی میں:-

حضور ﷺ کے مندرجہ ذیل فرامین سے علم کی اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے

① ترجمہ "علم کی طلب ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"۔

② ترجمہ "~~عالم کی فضیلت~~ محد سے لحد تک علم حاصل کرو"

③ ترجمہ "علما نبیوں کے وارث ہیں"۔

اسوہ رسول ﷺ:

① بدر کے قیدیوں کو جب حضور ﷺ نے 10 بچوں کے پڑھانے کے عوض چھوڑا یا پھر حضور ﷺ نے اصحاب صفہ جو مسجد نبوی کے ساتھ تھا، کا قیام کیا یا اس طرح کے دیگر اقدام کئے تو وہ چونکہ سارے انسانوں کے لیے اسوہ حسنہ ہیں اس لیے حضور ﷺ تعلیم کی اہمیت کا ہی بتا رہے تھے

حاصل کلام: مندرجہ بالا آیات، احادیث اور اسوہ رسول ﷺ سے یہ پتا لگ جاتا ہے کہ اسلام میں علم کی بہت اہمیت ہے اور علم حاصل کرنا کتنی فضیلت کا حامل ہے یہ بھی بخوبی واضح ہو جاتا ہے اسکی دوسرا

(ج) الف شریعت اور اسکے ذرائع:

شریعت: لفظی شریعت کا مطلب ہوتا ہے چلنے کا راستہ جہاں سے چلا جائے۔

اسلام میں شریعت کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ نمایاں واضح اصول جس پر چل کر زندگی گزارنا ہمارا مقصد ہے۔ یہ اصول اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور ان پر عمل کرکے ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستے کے قریب ہوتے ہیں۔

شریعت کے ذرائع۔

شریعت کے مندرجہ ذیل چار ذرائع ہیں۔

(الف) قرآن مجید:۔ قرآن مجید شریعت کے اصول اسلام میں سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اگر کوئی بات یہاں سے واضح ہو جائے تو مزید کسی کی ضرورت نہیں۔ کسی دوسرے ذریعے کی طرف دیکھا جائے گا۔

(ب) احادیث:۔ اور اگر قرآن سے کسی وضاحت یا اسکی تفصیل کے لیے کسی ابہام کو دور کرنے کے لیے احادیث کی رہنمائی لینی پڑتی ہے۔

(ج) قیاس و اجتہاد۔ شریعت کے مزید ذرائع میں قیاس و اجتہاد بھی ہیں لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتے جب قرآن و احادیث سے کسی چیز کی رہنمائی علما کو واضح

نہ ہو۔ اجتہاد کسی معاملے کی
تہہ تک جانے کے لیے کوشش کی
قیاس: کسی ایسے امر کے لیے اہل
احادیث یا آیت یا اسوہ رسول
سے تمثیل (analogy) اخذ کرنے کو کہتے ہیں
مثلاً لاؤڈ سپیکر کا استعمال

جواب نمبر 6:

خطبہ حجۃ الوداع اور انسانی حقوق:

جان و مال کا تحفظ:

حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ہر مسلمان کا جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔

عزت کا تحفظ:

حضور ﷺ نے ہر شخص کی عزت کی حرمت کا خیال رکھنے کا کہا تھا

برابری:

حضور ﷺ نے تمام عرب سفید و کالے کو برابر قرار دیا و عجم اعلیٰ صرف اور صرف تقویٰ کو ہی برتری کی وجہ بتائی تھی۔

زمانہ جاہلیت کی تمام رسومات کا خاتمہ:

حضور ﷺ نے وہ تمام رسمیں جو انسانیت کی تذلیل تھیں کو اپنے پاؤں تلے روندھ کر انسانی شرف و عزت کو بحال رکھا۔

سود کا خاتمہ:

حضور ﷺ نے انسان کو معاشی آزادی دلانے کے لیے سود کو حرام قرار دیا۔

تمام لوگ آزاد ہیں، غلاموں کی آزادی:

حضور ﷺ نے تمام انسانوں کو صرف اللہ ہی کا بندہ کہا اور تمام غلاموں کو آزاد کرنے کی تاکید کی۔

خواتین و خطبہ حجۃ الوداع

حضور ﷺ نے انسانی حقوق کو
واضح کرنے کے بعد عورتوں کے
وقار اور ان کے حقوق کو
مزید واضح کرنے کے لیے
مزید اصول بیان کیے
ان کے معاملے میں خدا سے
ڈرنا:

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.

3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weitage

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck

حضور ﷺ نے تمام مردوں کو
تاکید کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ
سے ان کے معاملے میں ڈرتے رہیں
دونوں مرد اور عورتوں کے
ایک دوسرے پر حقوق و فرائض
ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے
کہ اسلام نے مرد کے ذمے
عورت کے لیے چند فرائض
واضح کیے ہیں۔ جیسے جائیداد
میں حصہ، نان و نفقہ کی
فراہمی، رشتہ داروں
سے اچھا سلوک، ان کی
ذاتی عزت کرنا۔ حضور ﷺ نے
انہی کے حقوق کے خیال کرنے
کے بارے میں کہا کہ
خدا سے ڈرنا تم نے انہیں
اللہ کے کلمات (نکاح) سے
عقد میں لیا ہے لہٰذا اس
میں نہایت احتیاط برتنا
تاکہ وہ ایک پروقار زندگی